دو قربانیاں کی ہوں تو ایک قربانی کا گوشت صدقہ اور دوسری کا گھر کے لیے رکھنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی شخص نے دو قربانیاں کی ہوں، ان میں سے ایک قربانی (منت کی قربانی کے علاوہ) واجب قربانی ہو اور دوسری قربانی نفلی ہو، تو کیا ایسا شخص یوں کر سکتا ہے کہ وہ اپنے ایک جانور کی قربانی کا سارا گوشت صدقہ کر دے اور دوسرے جانور کی قربانی کا سارا گوشت گھر والوں کے لیے رکھ لے؟ براہ کرام اس بارے میں شرعی رہنمائی فرما دیں۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی طور پر قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنا مستحب ہے، یعنی ایک حصہ غریب لوگوں کے لئے، ایک حصہ اپنے قریبی رشتہ داروں کے لئے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے، خواہ وہ قربانی نفلی ہو یا واجب (جبکہ منت کی نہ ہو)، البتہ اگر کسی شخص نے سارا گوشت گھر کے لئے رکھ لیا، یا تمام ہی صدقہ کر دیا، تو یہ بھی جائز ہے، مگر ایسے شخص کو ثواب کم ملے گا، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں مذکورہ شخص کا ایک قربانی کا سارا گوشت صدقہ کرنا اور دوسری قربانی کا سارا گوشت گھر رکھنا جائز ہے، لیکن اس کے لئے بھی مستحب یہی ہے کہ بیان کردہ طریقہ کار کے مطابق دونوں جانوروں کے گوشت کے تین تین حصے کرے۔

قربانی کے جانور کے گوشت کی تقسیم کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ الْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِیْهَا خَیْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: قربانی کے بڑی جسامت والے

جانوروں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے بنایا۔ تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے، توان پر اللہ کا نام لو، اس حال میں کہ ان کا ایک پاؤں بندھا ہوا ہو (اور) تین پاؤں پر کھڑے ہوں، پھر جب ان کے پہلو گرجائیں توان (کے گوشت) سے خود کھاؤ اور قناعت کرنے والے اور بھیک مانگنے والے کو بھی کھلاؤ۔ (القرآن الکریم، پارہ 17، سورۃ الحج، آیت نمبر 36)

صحیح مسلم میں ہے: ”عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله و سلم: یا اھل المدینة! لا تاکلوا لحوم الاضاحی فوق ثلاث، فشکوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله وسلم ان لھم عیالاً و حشماً و خدماً، فقال: کلوا و اطعموا و احبسوا“ ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مدینہ والو! اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاؤ، تو (اہل مدینہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے اہل وعیال، نوکروں اور خدمت کرنے والوں کے متعلق عرض کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (قربانی کا گوشت خود) کھاؤ، اور دوسرے کو بھی کھلاؤ اور اپنے پاس روکے بھی رکھو۔ (صحیح مسلم، جلد 06، صفحہ 81، مطبوعہ دار الطباعۃ العامرۃ، ترکیا)

منت کے ذریعہ سے واجب ہونے والی قربانی کے علاوہ قربانی کے گوشت کے متعلق تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: ”و یاکل من لحم الاضحیة و یؤکل غنیاً و یدخر و ندب ان لا ینقص التصدق عن الثلث“ ترجمہ: اور (قربانی کرنے والا اپنی) قربانی کے گوشت میں سے کھائے اور غنی شخص کو بھی کھلائے اور ذخیرہ بھی کرے اور مستحب یہ ہے کہ قربانی کرنے والا شخص (گوشت) صدقہ کرنے میں ایک تہائی سے کمی نہ کرے۔ (تنویر الابصار مع درمختار، صفحہ 648، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

درمختار کی مذکورہ بالا عبارت کے تحت علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”ھذا فی الاضحیة الواجبة و السنة سواء اذا لم تکن واجبة بالنذر“

ترجمہ: یہ حکم واجب قربانی اور سنت قربانی کے حق میں برابر ہے، جب تک (واجب قربانی) منت ماننے کے ساتھ واجب نہ ہو۔ (ردالمحتار علی درمختار، جلد09، صفحہ 473،474، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

بدائع الصنائع، مختصر القدوری، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، الھدایہ، تبیین الحقائق، الجوہرۃ النیرہ، بنایہ شرح ہدایہ، بحرالرائق شرح کنزالدقائق، نہر الفائق اور فتاوٰی عالمگیری میں ہے: واللفظ للآخر: ”و الافضل ان یتصدق بالثلث ویتخذ الثلث ضیافۃ لاقاربہ واصدقائہ ویدخر الثلث ویطعم الغنی و الفقیر جمیعاً۔۔۔ ولو تصدق بالکل جاز ولو حبس الکل لنفسہ جاز“ ترجمہ: اور افضل یہ ہے کہ (قربانی کرنے والا قربانی کے گوشت سے) ایک تہائی صدقہ کرے، ایک تہائی سے اپنے عزیز و اقارب و دوستوں کی مہمان نوازی کرے اور ایک تہائی کو ذخیرہ کرے اور غنی اور فقیر سب کو کھلا سکتا ہے۔۔۔۔ **اور اگر تمام گوشت صدقہ کر دیا، تو بھی جائز ہے اور اگر تمام اپنے لیے روک لیا، تو بھی جائز ہے۔** (الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الاضحیۃ، جلد5، صفحہ 300، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا کہ اگر کسی شخص نے قربانی کی اور تین حصے نہیں کیے اور سارا گوشت گھر میں رکھ لیا، آیا قربانی درست ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: **”تین حصے کرنا صرف استحبابی امر ہے،** کچھ ضروری نہیں، چاہے سب اپنے صرف میں کر لے یا سب عزیزوں قریبوں کو دے دے، یا سب مساکین کو بانٹ دیں۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 253، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

قربانی کے گوشت کے تین حصے نہ کرنے والے کو ثواب کم ملے گا، اس کے متعلق فتاوی فیض الرسول میں ہے: ”تین حصے میں گوشت تقسیم کرنے کا حکم استحبابی ہے، یعنی اگر کسی نے قربانی کا گوشت تین حصے میں تقسیم نہ کیا، تو قربانی ہو جائے گی، **مگر ثواب کم ملے گا۔**“ (فتاوی فیض الرسول، جلد2، صفحہ 469، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0005

تاریخ اجراء: 09ذوالحجۃ الحرام1446ھ/06جون2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net